

فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 13)



ساداتِ کرام کی عظمت

(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کی طرف سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔



شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مدنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی و قفاو قفا مختلف مقامات پر ہونے والے مدنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پچھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ ان مدنی مذاکرات کو کافی ترائیم و اضافوں کے ساتھ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علم دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرْخُلُوص و دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مَجْلِسُ الْمَدِیْنَةِ الْعِلْمِیَّةِ

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ / 23 جون 2015ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

ساداتِ کرام کی عظمت

(مع دیگر دلچسپ سؤال و جواب)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۳۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
 إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

نبی آخر الزمان، شہنشاہ کون و مکان، سلطان انس و جان، رحمتِ عالمیان،
 سردارِ دو جہان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ
 بخشش نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے
 تین تین مرتبہ دُرُودِ پَاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور
 اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں

اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (وسائلِ بخشش)

دینہ

1..... مُعْجَمٌ کَبِیْرٌ، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

(Bottle) نہیں دی اس میں کیا حکمت تھی؟

ارشاد: وہ سید صاحب تھے میں ان کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاتا؟ اگر قیامت کے روز سید صاحب کے جدِ اعلیٰ، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ ایسا! کیا تیرا پیشاب اُٹھانے کے لیے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا؟ تو اُس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساداتِ کرام کی نسبت اور ان کی محبت کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کونسا امتی اور ساداتِ کرام کا خادم ایسا کرنا گوارا کرے گا؟ ساداتِ کرام سے عقیدت و محبت رکھنا اور ان کا ادب و احترام، مجالانا انتہائی ضروری ہے۔

حضرت سیدنا امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی قَدِیْسٍ سَيِّدُ التَّوَدَانِی نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام طبری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام اہلبیتِ عظام اور ان کی ذُرِّیَّت (یعنی اولاد) کی محبت فرض فرمادی ہے۔^(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ساداتِ کرام کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے اور ان کا ادب و احترام کرنے کی توفیق

دینہ

① مواہب اللدنیة، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبة اصحابہ... الخ، ۲/۵۷

عطا فرمائے۔ اَمِينِ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (1)

ساداتِ کرام کی عظمت

عرض: بعض لوگ ساداتِ کرام کے بارے میں بدگوئی شروع کر دیتے ہیں، ایسوں کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد: غیبت تو ہر مسلمان کی حرام ہے چہ جائیکہ ساداتِ کرام کی ہو۔ ساداتِ کرام کی بدگوئی و مخالفت کرتے وقت یہ بات ذہن نشین فرمایا کریں

دینہ

1..... شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بركاتہم الغائبہ حضرات ساداتِ کرام سے بے پناہ محبت فرماتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دورانِ ملاقات اگر آپ کو بتا دیا جائے یہ سپید صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ خود غلو مرتبت ہونے کے باوجود نہایت ہی عاجزی کے ساتھ سپید زادے کے ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے بچوں سے انتہائی محبت اور شفقت کرنا یہ آپ ہی کا طرزہ امتیاز ہے بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ ان کے ننھے مٹے قدموں کو اپنے سر پر لیتے ہیں۔ آپ دامت بركاتہم الغائبہ اس بات کو خلافِ آداب سمجھتے ہیں کہ سپید زادوں کی طرف پاؤں پھیلائے جائیں یا ان کی طرف پیٹھ کی جائے۔ آپ دامت بركاتہم الغائبہ کو اکثر اوقات محافل میں لوگ مسند پر بٹھاتے ہیں تو بارہا یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ آپ دامت بركاتہم الغائبہ بے قرار ہو کر فرماتے ہیں آپ لوگ مجھے مسند پر بٹھادیتے ہیں حالانکہ معزز ساداتِ کرام نیچے بیٹھے ہیں۔ کبھی کبھی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب بے قراری بڑھ جاتی ہے تو آپ دامت بركاتہم الغائبہ مسند چھوڑ دیتے ہیں اور معذرت کر لیتے ہیں کہ یہ اچھا نہیں لگ رہا کہ ساداتِ کرام نیچے ہوں اور میں غلام اُوپر۔ کبھی کبھی کسی سپید زادے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کا یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کہ آپ جس کو سید یعنی رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک
 صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا بیٹا تسلیم کر رہے ہیں اب اسی آقا زادے
 کی بدگوئی بھی کر رہے ہیں! اگر رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ناراض
 ہو گئے تو کیا کریں گے؟ اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیے اور
 ساداتِ کرام کی بدگوئی سے بچتے ہوئے ان کا ادب و احترام بجالائیے چنانچہ
 ایک بار حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کہیں تشریف
 لیے جا رہے تھے کہ ایک نادار سید زادے نے کہا: آپ کا تو خوب ٹھاٹھ ہے
 اور میں سید زادہ ہونے کے باوجود کم مرتبہ ہوں۔ اس پر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى
 عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: آپ کے نانا جان بے شک سلطانِ دو جہان، رحمتِ
 عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں جبکہ میرے باپ دادا کوئی مقام نہیں
 تھا۔ میں نے آپ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی
 پیروی کی اور عزت پائی مگر آپ میرے باپ دادا کی پیروی کر کے رُسا ہوا
 گئے۔ اسی رات حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے
 خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی۔
 سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ناراض پا کر ہوش اڑ گئے، گھبرا کر ناراض
 ہونے کا سبب دریافت کیا، ارشاد ہوا: ”تو نے میری اولاد کی عیب پوشی کیوں

نہیں کی؟“ چنانچہ صبح بیدار ہو کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس سیدِ زادے کی تلاش میں نکل پڑے، اُدھر ان سیدِ زادے نے بھی راتِ خواب میں اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینه، باعثِ نُزُولِ سَكِينَةٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے: ”اگر تیرے اعمال دُرست ہوتے تو عبدُ اللهِ تیری توہین کیوں کرتا۔“ چنانچہ سیدِ صاحبِ بھی صبح بیدار ہو کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔ ایک مقام پر دونوں حضرات کی اتفاقاً ملاقات ہو گئی، دونوں نے اپنے اپنے خواب سنائے اور ایک دوسرے سے مُعافی چاہی۔ وہ سیدِ صاحبِ بھی تائب ہو کر سُنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمر بستہ ہو گئے۔^(۱) بہر حال ہمیں ساداتِ کرام کا ادب و احترام کرتے ہوئے ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا ہی مظاہرہ کرنا چاہیے، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دنیا و آخرت کی بیشمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی وجہ

عرض: ساداتِ کرام کی اس قدر تعظیم و تکریم کی کیا وجہ ہے؟

اِرشاد: ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصْل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رَسُوْلِ

دینہ

①..... تَنْ كِرَّةِ الْاَوْلِيَاءِ، بَابِ پَانزْدَهْم، ذَكَرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَبَارَكٍ، ص ۷۰، الجزء: ۱، مَاخُوذًا

کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر کا ٹکڑا ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہِ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 423 پر فرماتے ہیں: سیدِ سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، اُن اعمال کے سبب اُس سے تَقَرُّر نہ کیا (یعنی نفرت نہ کی) جائے، نفسِ اعمال سے تَقَرُّر (یعنی فقط اس کی بُرائیوں سے نفرت) ہو۔ ساداتِ کرام کی انتہائے نَسَبِ حُضُورِ سَیِّدِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے، (یعنی ان کے جدِ اعلیٰ تو کسی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں!) اس فَضْلِ اِنْتِسَابِ (نسبت کی فضیلت) کی تعظیم (عام سے مسلمان تو کیا) ہر مَشَقِّی پر (بھی) فرض ہے (کیوں) کہ وہ اس (سید صاحب) کی تعظیم نہیں (بلکہ خود) حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔⁽¹⁾

حضرت سیدنا علامہ قاضی عیاض مالکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ النَّوِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نُزُولِ سَکِیْنَةِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ رَاَدَہُمَا اللہُ شَرَفَا وُتَعْظِیْمَا کے جن مقامات کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دینہ

① فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۳، مستطاباً

نے مشرف فرمایا ان کا بھی ادب و احترام کیا جائے اور جن جگہوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا اور وہ ساری چیزیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوایا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مشہور ہو گئیں ان سب کی تعظیم و تکریم کی جائے۔^(۱)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کون سا ایسا مسلمان ہے جس کے دل میں مدینہ منورہ رِزَاکَا اللہُ شَرَفَاو تَعَطَّیَا کی محبت و عظمت نہ ہو، جو شب و روز اس دیار حبیب کے فراق میں مچلتا نہ ہو، جس کی آنکھیں اس شہر کے درو دیوار کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب و آشکبار نہ رہتی ہوں، جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کے سبب ایک مسلمان کے دل میں مدینہ منورہ رِزَاکَا اللہُ شَرَفَاو تَعَطَّیَا کے درو دیوار، کوچہ و بازار، صحرا و کھسار کا یہ مقام ہے تو پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر کے ٹکڑوں یعنی سیدزادوں کا کیا مقام ہو گا؟

ہم کو سارے سیدوں سے پیار ہے

إِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

دینہ

① أَلشِّفَا، البَابُ الْفَالْتِ فِي تَعْظِيمِ أَمْرِهِ، فَصَلِّ وَمِنْ إِعْظَامِهِ... الخ، ص ۵۶، الجزء: ۲

عظمتِ ساداتِ کرام اور امام احمد رضا خان

عرض: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنے کا کوئی واقعہ ارشاد فرمادیجئے۔

ارشاد: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کو ساداتِ کرام سے بے حد عقیدت و محبت تھی اور یہ عقیدت و محبت صرف زبانی کلامی نہ تھی بلکہ آپ دل کی گہرائیوں سے ساداتِ کرام سے محبت فرماتے اور اگر کبھی لاشعوری میں کوئی تقصیر واقع ہو جاتی تو ایسے انوکھے طریقے سے اس کا ازالہ فرماتے کہ دیکھنے سننے والے و رَظَہ حیرت میں ڈوب جاتے چنانچہ اس ضمن میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے: مدینۃ المرشد بریلی شریف کے کسی محلہ میں میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مَدْعُو تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اہتمام کیا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُوَار ہو گئے اور چار مزدور پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نے پالکی میں سے آواز دی: ”پالکی روک دو۔“ پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فُوْرًا بَاہِر تشریف لائے اور بھرائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ بتائیں آپ میں

سید زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذوقِ ایمان سرورِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ ایک مزدور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حضور! میں سید ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالمِ اسلام کے مقتدر پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجددِ اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نے اپنا عمامہ شریف اس سید زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امامِ اہلسنت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہے ہیں، معزز شہزادے! میری گستاخی مُعَاف کر دیجئے، بے خیالی میں مجھ سے بھول ہو گئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزت ہے، اُن کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قیامت تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دوشِ نازنین اس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اٹھائے تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زبان سے مُعَاف کر دینے کا اقرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نے آخری التجائے شوقِ پیش کی، محترم شہزادے! اس لاشعوری میں ہونے والی خطا کا کفارہ جہی ادا ہوگا کہ اب آپِ پاکی میں سُوار ہوں گے اور میں پاکی کو

کاندھا دوں گا۔ اس التجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بلند ہو گئیں۔ ہزار انکار کے بعد آخر کار مزدور شہزادے کو پاکی میں سوار ہونا ہی پڑا۔ یہ منظر کس قدر دل سوز ہے، اہلسنت کا جلیل القدر امام مزدوروں میں شامل ہو کر اپنی خدادادِ علیت اور عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودی محبوب کی خاطر ایک گننام مزدور شہزادے کے قدموں پر نثار کر رہا ہے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے لاشعوری میں ہو جانے والی خطا کی نہ صرف معافی چاہی بلکہ تعظیم سادات کی خاطر اپنے مقام و مرتبے کی پرواہ کیے بغیر کہاروں میں شامل ہو کر اس سید زادے کی پاکی بھی اپنے کندھوں پر اٹھائی۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! جن کی اُلفتِ آلِ رسول کی یہ حالت ہو ان کے عشقِ رسول کا کیا عالم ہوگا؟

ساداتِ کرام کو ملازم رکھنا کیسا؟

عرض: ساداتِ کرام کو ملازم رکھنا کیسا ہے؟

ارشاد: ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذلت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذلت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ میرے آقا

دینہ

..... ۱ انوارِ رضا، ص ۲۱۵

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں سوال ہوا کہ ”سید کے لڑکے سے جب شاگر ہو یا ملازم ہو دینی یا دنیاوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جو ابا ارشاد فرمایا: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں۔ نہ ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذلت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتا ہے۔ بحال شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور معروف ہو (خدمت لینا) شرعاً جائز ہے لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سید کو) مارنے سے مُطْلَقاً احتراز (یعنی بالکل پرہیز) کرے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ساداتِ کرام کو ذلت والے کاموں میں ملازم رکھنے اور انہیں مارنے کی اجازت نہیں۔ اس ضمن میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة کی احتیاط اور عظمتِ ساداتِ کرام ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: جناب سیدِ ایوب علی صاحب (رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) کا بیان ہے: ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لیے (اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة کے) کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سید زادے ہیں لہذا (اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة دینہ

نے) گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے صاحب سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزندِ ارجمند ہیں ان سے خدمت نہیں لینی بلکہ ان کی خدمت کرنی ہے لہذا) کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو (ان کی خدمت میں) حاضر کی جائے۔ جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطورِ نذرانہ پیش ہوتا رہے، چنانچہ حسبُ الارشادِ تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سید کے نسب کا ثبوت

عرض: اگر کسی کے سید ہونے کا ثبوت نہ ہو تو کیا اس کی بھی تعظیم کی جائے گی؟

ارشاد: تعظیم کے لیے نہ یقین دہکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے، ان کے حسب و نسب کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت عَلَیہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت سے ساداتِ کرام سے سید ہونے کی سند طلب کرنے اور نہ ملنے پر بُرا بھلا کہنے والے شخص کے بارے میں استفسار

دینے

ہو اتو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے جو اباً ارشاد فرمایا: فقیر بارہا فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی کو سید سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی علم سے اسے سید جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سید کہلائے جاتے ہیں ہم ان کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات کی حاجت نہیں، نہ سیادت کی سند مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور خواہی نخواستہی سند دکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو بُرا کہنا، مَنظَعُون کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اَلْثَّلَاسُ اَمَنَاءٌ عَلٰی اَنْسَابِهِمْ (لوگ اپنے نسب پر امین ہیں)۔ ہاں جس کی نسبت ہمیں خوب تحقیق معلوم ہو کہ یہ سید نہیں اور وہ سید بنے اس کی ہم تعظیم نہ کریں گے، نہ اسے سید کہیں گے اور مناسب ہو گا کہ ناواقفوں کو اس کے فریب سے مُطَّلَع کر دیا جائے۔ میرے خیال میں ایک حکایت ہے جس پر میرا عمل ہے کہ ایک شخص کسی سید سے اُلجھا، انہوں نے فرمایا: میں سید ہوں، کہا: کیا سند ہے تمہارے سید ہونے کی؟ رات کو زیارتِ اقدس سے مشرف ہوا کہ معرکہ حشر ہے، یہ شفاعت خواہ ہوا، اعراض فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں بھی حضور کا امتی ہوں۔ فرمایا: کیا سند ہے تیرے امتی ہونے کی؟ (۱)

غیر سید، سید ہونے کا دعویٰ کرے تو؟

عرض: اگر کوئی شخص سید نہ ہو اور سید ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: جو واقع میں سید نہ ہو اور دیدہ و دانستہ (جان بوجھ کر) سید بننا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔⁽¹⁾ مگر یہ اس کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ہے، ہم بلادِ لیل تکذیب نہیں کر سکتے، اَلْبَتَّةَ ہمارے علم (میں) تحقیق طور پر معلوم ہے کہ یہ سید نہ تھا اور اب سید بن بیٹھا تو اُسے ہم بھی فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مُسْتَحِقِّ لَعْنَتِ جَانِیْنِ گے۔⁽²⁾

بد مذہب سید کا حکم

عرض: اگر کوئی بد مذہب سید ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا اس کی بھی تعظیم و

دینہ

① مُسْلِم، کتاب الحج، باب فضل المدینة... الخ، ص ۷۱۲، حدیث: ۱۳۷۰

② فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۹۸

تکریم کی جائے گی؟

ارشاد: اگر کوئی بد مذہب سید ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ساداتِ کرام کی تعظیم ہمیشہ (کی جائے گی) جب تک ان کی بد مذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں، نسب منقطع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَالَ يُنَادِيكَ لَيْسَ مِنِّي أَهْلِكَ ۗ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ (پ ۱۲، ہود: ۳۶) ترجمہ کنز الایمان: ”فرمایا! اے نوح! وہ (یعنی تیرا بیٹا کنعان) تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔“ بد مذہب جن کی بد مذہبی حدِ کفر کو پہنچ جائے اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں، نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض۔^(۱) صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔^(۲)

دیشہ

① فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۲۱ ملخصاً

② خزائنُ العرفان، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۳۶

سرکارِ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بعد سب سے افضل

عرض: سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 52 پر ہے: نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، ان حضرات کو مُرْسَلِیْنَ اُولُو الْعِزْمِ (بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے) کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مُرْسَلِیْنَ، اِنْسِ وَّمَلَکِ وَّجِنِّ وَّجَمِیْعِ مَخْلُوْقَاتِ الْہٰی سے افضل ہیں۔

سب سے افضل اُمَّت

عرض: کون سی اُمَّت ساری اُمَّتوں سے افضل ہے؟ نیز اس کی افضلیت کی وجہ بھی بیان فرمادیجیے۔

ارشاد: جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور

(صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل۔^(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے
 پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تمام انبیائے کرام علی
 نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ کے صدقے میں آپ کی اُمت بھی پچھلی تمام اُمتوں سے افضل ہے
 اور افضلیت کی وجہ ہر گز ہر گز یہ نہیں کہ اس اُمت میں کثرت سے سرمایہ
 دار ہوں گے، ان میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں گے، نہ ہی افضلیت کی یہ وجہ
 ہے کہ یہ جنگجو اور بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اس لیے افضل ہیں کہ نہایت
 ہی چالاک وزیر ک ہوں گے بلکہ ان کی افضلیت کی وجہ تو یہ ہے کہ یہ ”اُمْرٌ
 بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ“ یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع
 کرنے کے اہم منصب پر فائز ہیں چنانچہ پارہ 4، سورہ آل عمران کی آیت
 نمبر 110 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَرْجُمَةً كَنَزًا لِّاِيَانٍ: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں
 تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم

دینہ

..... بہارِ شریعت، ۱/۵۴، حصہ ۱

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُوْمُوْنَ بِاللّٰهِ ط دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: اس اُمت کو ”اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ“ کی بدولت دیگر تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ امت تمام امتوں میں سب سے بہترین امت ہے، پس ثابت ہوا کہ اس امت کے بہترین ہونے کی وجہ اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے۔^(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اس منصبِ عالی کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجھے تم ایسی دو ہمت آقا
دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیکِ خصلت
نبیِ رحمت شفیعِ اُمت (دسائلِ بخشش)

اُمتِ محمدیہ کے فضائل

عرض: اس اُمت کے کچھ فضائل بھی بیان فرمادیجیے۔

دینہ

① تفسیرِ خازن، پ ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۱۰، ۱/۳۸۹

ارشاد: مُفسِّرِ شَہِیر، حَکِیمِ الْأُمَّتِ حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ مذکورہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمتِ آخِرِ اُمَّم ہے، گزشتہ اُمتوں کے عُیُوبِ قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اس اُمت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اس کے عُیُوبِ بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمت کے اوصاف کا ذکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمت میں ہونے کی تمنا کرتے تھے۔ (3) جیسے رب تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام (عَلٰی سَبِّیْنًا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پکارا ہمارے حُضُورِ اَنُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقَاب سے، اسی طرح ان کی اُمتوں کو نَسَبی ناموں سے پکارا گیا: ﴿ یٰبَنَیْ اِسْرَآءِیْلَ، یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ ہَادُوْا ﴾ وغیرہ مگر اس اُمت کو ﴿ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴾ کے دلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں مگر اس اُمت میں تاقیامت ایک فرقہ (سوادِ عظیم یعنی اہلسنت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اس اُمت میں ہمیشہ اولیاء اللہ و علمائے ربّانی ہوتے رہیں گے، جس

درخت کی جڑ ہری رہے اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمتِ کل قیامت کے دن بارگاہِ الہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔⁽¹⁾

حضرت سیدنا خذیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و برصائی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ہمیں تین چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: (1) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں (2) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی ہے (3) جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لیے پاک و صاف اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔⁽²⁾

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمت میں
مجھ سے نکلے کو بھی پیدا تو نے اے رحمن کیا (وسائلِ بخشش)

کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

عرض: ہنسنے کی کتنی اقسام ہیں؟ نیز کسی اسلامی بھائی کو ہنستا دیکھ کر کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟

دیشہ

① تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/ ۹۱

② مُسْلِم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، ص ۲۶۵-۲۶۶، حدیث: ۵۲۲

ارشاد: ہنسنے کی تین قسمیں ہیں: (۱) تَبَسُّم (۲) ضِحْک (۳) قَهَقَهَه۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کے نزدیک اس طرح ہنسا کہ صرف دانت ظاہر ہوں آواز پیدا نہ ہو یہ ”تَبَسُّم“ کہلاتا ہے اور اس طرح ہنسا کہ تھوڑی آواز بھی پیدا ہو جو خود سنی جائے دوسرا نہ سنے تو یہ ”ضِحْک“ ہے اور اس طرح ہنسا کہ زیادہ آواز پیدا ہو کہ دوسرا بھی سنے اور منہ کھل جائے تو یہ ”قَهَقَهَه“ ہے۔ نماز میں تبسم کرنے سے نہ نماز جائز نہ وضو، ہنسنے سے نماز جاتی رہے گی اور قَهَقَهَه لگانے سے نماز وضو دونوں جاتے رہتے ہیں۔^(۱)

حدیثِ پاک میں ہے: اَلْقَهَقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ لِيَعْنِي قَهَقَهَةَ شَيْطَانِ كِي طرف سے ہے اور مَسْكِرَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي طرف سے۔^(۲) حضور (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے لیے جہاں کہیں لفظ ”ضِحْک“ آتا ہے وہاں تبسم مراد ہوتا ہے کیونکہ حضورِ انور (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے کبھی ٹھٹھانہ لگایا۔^(۳) خیال رہے کہ مسکرانا اچھی چیز ہے اور قہقہہ بری چیز، تبسم حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عادتِ کریمہ تھی جب کسی سے

دینہ

① مرآة المناجیح، ۶/۲۰۱، ملخصاً

② مُعْجَمِ صَغِيرٍ، مِنْ اسْمِهِ مُحَمَّدٍ، ص ۱۰۲، حَدِيث: ۱۰۵۷، الْجُزْء: ۲

③ مرآة المناجیح، ۸/۶۶

ملو مسکرا کر ملو۔⁽¹⁾

جب کسی کو مسکراتا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیے: ”أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ لِيَعْنِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَهُ مَسْكِرَاتُ الرَّكْعَةِ“۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکارِ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، اس وقت آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس (ازواجِ مطہرات میں سے) قریشی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے محو گفتگو تھیں، زیادہ بخشش کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اجازت مانگی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں۔ نبی کریم، رَعُوْفٌ رَحِيْمٌ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی، (جب یہ اندر داخل ہوئے تو) نبی کریم صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تبشُّم فرما رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ لِيَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللهُ تَعَالَى آپ کو مسکراتا رکھے (کیا بات ہے؟)۔ آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس حاضر تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو جلدی

دینے

1..... مرآة المناجیح، ۷/ ۱۴

سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر (حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کی جانب مُتَوَجِّه ہو کر) کہا: اے اپنی جانوں سے دُشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت گیر ہیں۔ حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔^(۱)

گلی سے ان کی شیطان دُوم دبا کر بھاگ جاتا ہے
ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا (وسائلِ بخشش)

بارہ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کا ذہن

عرض: مدنی انعامات و مدنی قافلہ کو رس کرنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
میرا 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا مدنی ذہن بنا ہے لیکن میں اپنے

دینہ

..... 1 بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنودہ، ۲/۴۰۳، حدیث: ۳۲۹۴

گھر کا اکیلا ہی کفالت کرنے والا ہوں ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: اس سوال کا جواب آپ اپنے دل سے پوچھ لیجیے کہ بالفرض آپ کو بیرون ملک نوکری کی پیشکش (Offer) ہو تو گھر والوں کو چھوڑ کر آپ بیرون ملک جانے کے لیے تیار ہوں گے یا نہیں؟ آپ کے گھر والے آپ کو بھیجنے کے لیے راضی ہوں گے یا نہیں؟ عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ بیرون ملک نوکری ملنے پر گھر والے نہ صرف راضی ہوتے ہیں بلکہ بیرون ملک نوکری کرنے پر زور دیتے ہیں۔ گھر والوں کو آپ کی کم اور پیسوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بیرون ملک جانے کے لیے آپ کے گھر والے راضی ہو جائیں تو اُس وقت گھر کی کفالت کرنے والا کون ہو گا؟ اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو اُس وقت گھر کی کفالت کون کرے گا؟ اُس وقت بھی تو گھر والے کچھ نہ کچھ کریں گے۔ گھر والے فقط دُنیا بنانے کے لیے جدائی برداشت کرتے اور قربانی دیتے ہیں، آخرت کی بہتری کے لیے جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔ حقیقی خیر خواہ تو وہ ہیں جو دُنیا کے بجائے آخرت کو ترجیح دیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اکٹھی کرنے کا ذہن دیں۔

بہر حال مدنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے گھر والوں کا ذہن بنایا جائے اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ بخوشی اجازت دیں اور آپ

واپس آنے تک ان کے نان نفقہ کا اہتمام بھی کیجیے تاکہ آپ کی غیر موجودگی میں انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر آپ واپس آنے تک ان کے نان نفقہ اور دیکھ بھال کا اہتمام نہیں کر سکتے تو ایسی صورت میں جانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اگر آپ کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک حیات ہوں اور وہ 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور واقعی ان کو آپ کی خدمت کی حاجت بھی ہے یا شفقت کی بنا پر اجازت نہیں دیتے تو آپ ہر گز مدنی قافلے میں سفر نہ کیجیے بلکہ اپنے والدین کی خدمت کیجیے۔

جدول پر عمل کرنا ضروری ہے

عرض: مدنی قافلے میں جدول پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

ارشاد: دُنیا کا ہر کام کسی نہ کسی اُصول کے تحت ہوتا ہے تو دین کا کام اُصول کے مطابق کیوں نہ ہو؟ آپ کسی بھی فیکٹری یا ادارے کو لے لیجیے اُس فیکٹری یا ادارے کے بیسیوں اُصول و ضوابط ہوں گے پھر وہ فیکٹری یا ادارہ اگر بڑے پیمانے پر کام کر رہا ہے تو وہ کئی شعبوں پر منقسم ہو گا۔ یوں ہر فیکٹری یا ادارے کے ہر شعبے کی ترقی اُس کے اُصول و ضوابط پر کار بند رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح مدنی قافلے کی کامیابی مدنی مرکز

کے دیئے گئے جدول کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔
 مدنی مرکز کے عطا کردہ جدول پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم اپنے مدنی مقصد
 ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ میں
 کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیے! جدول بنانے میں کئی ایسے منجھے
 ہوئے اسلامی بھائیوں کی سوچیں اور تجربات کار فرما ہوتے ہیں جن کے
 برسہا برس کے تجربات و مشاہدات ہوتے ہیں۔ آپ صرف اپنی سوچ کے
 مطابق سوچتے ہیں جبکہ مدنی مرکز دنیا بھر کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتا
 ہے۔ ہاں! اگر مدنی قافلے کے جدول میں کوئی بات مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خلافِ
 شرع ہو تو بیشک آپ اس پر عمل نہ کیجیے بلکہ فوری طور پر مدنی مرکز کو
 آگاہ کر کے اصلاح کیجیے۔ جب ایسا نہیں اور یقیناً ایسا نہیں تو آپ جدول کے
 مطابق ہی مدنی قافلے میں اپنا وقت گزارئیے۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی
 قافلوں کا شیدائی بنائے اور جدول کے مطابق قافلوں میں سفر کرنے کی
 توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو بھی شیدائی ہے مدنی قافلوں کا یا خدا
 دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا
 تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
 بے حساب اس کا خدا یا! خُلد میں ہو داخلہ (وسائلِ بخشش)

ماخذ و مراجع

✱ ✱ ✱ ✱	کلام الہی	قرآن مجید	✱
مطبوعہ	مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر
مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	کنز الایمان	1
مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	خزائن العرفان	2
مکتبۃ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	تفسیر نعیمی	3
الطبعة السینیہ مصر ۱۳۱۷ھ	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	تفسیر الخازن	4
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	صحیح بخاری	5
دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفی ۲۶۱ھ	صحیح مسلم	6
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الصغیر	7
دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الکبیر	8
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مرآة المناجیح	9
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام ابو فضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض ماکلی، متوفی ۵۴۴ھ	اشفا	10
مؤسسۃ الریان بیروت	حافظ محمد بن عبدالرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۶ھ	القول البدیع	11
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	المواہب اللدنیہ	12
رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	فتاویٰ رضویہ	13
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	بہار شریعت	14
انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	تذکرۃ الاولیاء	15
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	انوار رضا	16
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	حیات اعلیٰ حضرت	17



فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
16	بد مذہب سید کا حکم	2	دُرُودِ شریف کی فضیلت
18	سرکارِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ کے بعد سب سے افضل	3	سید کی تعریف
18	سب سے افضل اُمت	3	امیرِ اہلسنت اور سیدِ زادے کا آدب
20	اُمتِ محمدیہ کے فضائل	5	ساداتِ کرام کی عظمت
22	کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا	7	ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی وجہ
25	بارہ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کا ذہن	10	عظمتِ ساداتِ کرام اور امام احمد رضا خان
27	جدول پر عمل کرنا ضروری ہے	12	ساداتِ کرام کو ملازم رکھنا کیسا؟
29	ماخذ و مراجع	14	سید کے نسب کا ثبوت
30	فہرست	16	غیر سید، سید ہونے کا دعویٰ کرے تو؟



نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-615-2



0125374



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net